بسم اللہ الرحمن الرحیم

# نابالغ کی طلاق کا کیا حکم ہے

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نابالغ کی طلاق کا کیا حکم ہے، کیا نابالغ کی طلاق واقع ہوجاتی ہے؟ برائے کرم رہنمائی فرمادیں۔

## جواب

طلاق دینے کیلیئے مرد کا عاقل اور بالغ ہونا شرط ہے، نابالغ یونہی مراہق یعنی قریب البلوغ لڑکے کی دی ہوئی طلاق شرعی طور پر واقع نہیں ہوتی۔

نابالغ مرفوع القلم ہے، اسی بناء پر اس کی دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہوتی، چنانچہ سنن ابوداؤد، مشکوۃ المصابیح، مسند احمد اور دیگر کئی کتبِ حدیث میں ہے: واللفظ للاول: ”أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: رفع القلم عن ثلاثة، عن الصبي حتى يبلغ، وعن النائم حتى يستيقظ، وعن المعتوه حتى يبرأ“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین اشخاص سے قلم اٹھالیا گیا ہے، بچے سے حتی کہ وہ بالغ ہوجائے، سونے والے سے حتی کہ وہ جاگ جائے اور دیوانے سے حتی کہ وہ عقلمند ہوجائے۔ (سنن ابوداؤد، جلد4، صفحہ 140، حدیث: 4402، بیروت)

اس حدیث پاک کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ مراۃ المناجیح میں لکھتے ہیں: ”حدیث کا مقصد یہ ہے کہ نابالغ بچہ سوتا ہوا آدمی اور دیوانہ مرفوع القلم ہیں ان پر شرعی احکام جاری نہیں لہذا اگر یہ لوگ اپنی بیویوں کو طلاق دے دیں تو واقع نہ ہوگی۔ اسی لیے فقہاء فرماتے ہیں کہ بچہ کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔“ (مراۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 117، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

درمختار میں ہے: ”وأهله زوج عاقل بالغ مستيقظ“ ترجمہ: طلاق کا اہل شوہر، عاقل، بالغ، جاگا ہوا شخص ہے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے: ”احترز بالزوج عن سيد العبد ووالد الصغير۔۔وبالبالغ عن الصبي ولو مراهقا“ ترجمہ: مصنف علیہ الرحمۃ نے شوہر سے غلام کے آقا اور چھوٹے بچے کے والد سے احتراز کیا ہے اور بالغ سے نابالغ بچہ اگرچہ مراہق ہو اس سے احتراز کیا ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد4، صفحہ 419، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی میں اور مقام پر ہے: ”(لا يقع طلاق المولى على امرأة عبده۔۔والصبي) ولو مراهقا“ ترجمہ: آقا کی اپنے غلام کی بیوی پر دی ہوئی طلاق واقع نہ ہوگی، یونہی نابالغ اگرچہ مراہق ہو، اس کی بھی طلاق واقع نہیں۔ (الدرالمختار مع الرد، جلد4، صفحہ 438، مطبوعہ کوئٹہ)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں لکھتے ہیں: "طلاق کے لیے شرط یہ ہے کہ شوہر عاقل بالغ ہو، نابالغ یا مجنون نہ خود طلاق دے سکتا ہے، نہ اُس کی طرف سے اُس کا ولی۔" (بہار شریعت، جلد02، صفحہ111، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد نوید رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: Har-7610

تاریخ اجراء: 27 ربیع الاول 1448ھ/10 ستمبر 2026ء


Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net